جان سوز
منیزہ صدیقی
NOVELSCLUBB

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

جان سوز

از

منیزہ صدیقی

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہے ہو؟؟ وہ اسے لان سے باہر جاتا دیکھ بول پڑی۔

"پتا نہیں" اسنے کندھے اچکائے۔

نور بھاگتی ہوئی اسکے پاس آکر رکی۔

"کیا مطلب پتا نہیں؟؟ وہ بھنویں ملائے پوچھنے لگی۔

"جہاں یہ ہوائیں لے جائیں۔۔ یہ بادل دیکھو کیسے اپنے آنے کا رعب جھاڑ رہے ہیں۔۔ان ہواؤں کو دیکھو۔۔ جیسے آندھی بھی اپنی آمد کا احساس دلا رہی ہو۔۔ یہ کھلی فضا، یہ بادلوں کے پیچھے چھپا چاند، یہ خاموشی سی پیڑ پودوں کی دھن یہ سب میرے ترنگ کی عکاسی کر رہی ہیں۔۔ انہیں کے پاس جا رہا ہوں"۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"مت بکھرو اس طرح مرزا تمہارا یوں ٹوٹا ہوا وجود ہم سب کو تکلیف دیتا ہے" وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"میرے ضمیر کا بوجھ بہت زیادہ ہے نور۔۔اتنا زیادہ کہ مجھے اپنا آپ کسی بڑے پہاڑ کے نیچے روندھتا ہوا نظر آتا ہے۔۔یہ اذیت جانتی ہو، بہت بڑی ہے۔۔اب براداشت نہیں ہوتی مجھ سے نور نہیں ہوتی"۔اسکا گلا رندھ گیا تھا۔

"تم میرے لیے دعا کیا کرو نور کہ اللہ مجھے سکون عطا کردے۔۔وہ مجھے معاف کردے۔۔یہ بے سکونی مجھے بہت تڑپا رہی ہے"۔اس نے نور کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

نور کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگے۔اس نے مرزا کے جڑے ہاتھوں کو نیچے کیا۔

"جب تک سانس ہے تب تک معافی مانگنے اور اپنے گناہوں پر توبہ کرنے کا وقت موجود ہے۔۔اگر وہ تم سے ناراض ہوتا تو تمہیں کبھی اپنے گناہوں پر پچھتاوا نہیں

ہوتا اور پھر تم اسی حالت میں مر جاتے۔۔۔ کیا تمہیں پچھتاوا ہونا اس بات کا ثبوت نہیں کہ اللہ تمہیں ہدایت کی راہ دکھانا چاہتا ہے۔۔ وہ تمہیں اپنی طرف بلانا چاہتا ہے۔۔ اپنے ضمیر کا بوجھ خود ہلکا کرو مرزا۔۔ اس کے پاس جانے میں دیری مت کرو۔۔ سیدھا راستہ چن لو اس سے پہلے کہ موت کا راستہ تمہیں چن لے"۔ وہ درد والم لہجے سے اسے سمجھا رہی تھی۔

مرزا نے اسکی کہی بات پر اپنا جھکا سر اٹھایا۔

"میں نے کفر کیا ہے۔۔ میں نے اللہ کی بات نہیں مانی۔۔ میں نے اسے نہیں مانا۔۔ میں نے اسکی آیتوں کو جھٹلایا ہے۔۔ میں اسکی آیتوں سے اکتا گیا تھا۔۔ نور میں قرآن سے اکتا گیا تھا"۔۔۔ اسکی آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو نکل رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرائے رو رہے تھے۔ دونوں میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے مقابل کو روتا ہوا دیکھ سکے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے صبح ہی پڑھا تھا کہ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے اکتاتا ہے تو قیامت کے دن عذاب بھی وہ ہوں گے کہ وہ اکتا اکتا اٹھے گا۔ یہاں قرآنی آیتیں سن کر اسے دکھ ہوتا ہے، وہاں دکھ دینے والے عذاب اسے بھگتنے پڑیں گے (تفسیر ابن کثیر) اللہ تعالی سورۂ اعراف میں فرماتا ہے کہ 'جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے تکبر کرتا ہے ایسے لوگوں کے لئے جنت کے دروازے نہیں کھلیں گے' جانتی ہو یہ کتنی بڑی رسوائی ہے؟ نور نے اپنی نظریں مزید جھکا لیں کہ کہیں وہ اسکے آنسو دیکھ نہ لے۔

"کیا اب بھی وہ مجھے معاف کر دے گا؟؟ وہ اسے دیکھ کچھ تلاشنے لگا جیسے نور کا جواب یا تو دل پر لگے گا یا دل میں لگے گا۔

نور نے اپنے آنسو صاف کیے اور دھیما مسکراتی اٹھے چہرے سے اسے دیکھنے لگی۔ وہ ابھی بھی رو رہا تھا۔

"ہاں مرزا وہ تمہیں معاف کر دے گا۔۔ تم جاؤ اسکے پاس۔۔ اس سے معافی اور سکون طلب کرو۔۔ اسکی محبت ستر ماؤں سے بھی زیادہ ہے۔۔ جاؤ مرزا اپنا سکون

اپنے رب میں ڈھونڈو۔۔اپنا سکون حاصل کر لو۔۔تم اس کے سامنے گڑ گڑاؤ اور سچے دل سے توبہ کرو۔۔ تمہیں اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو گا۔۔ایسا سکون جو اس کائنات میں کہیں نہیں ہے"۔اسکی آواز بلند تھی۔وہ اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔میں۔۔میں سچے دل سے توبہ کروں گا پھر تم دیکھنا وہ مجھے معاف کر دے گا۔۔وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔۔وہ خطاؤں کو بخشنے والا ہے،وہ بار بار رحم کرنے والا ہے۔۔وہ مجھ پر بھی رحم کرے گا" مرزا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور نور کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔

"شکریہ! اللہ تمہیں اسکا اجر دے گا۔۔میں مسجد جا رہا ہوں۔۔رات دیر سے آؤں گا۔۔اپنا خیال رکھنا"۔اسنے اپنا ہاتھ ہٹایا اور جانے کے لئے مڑ گیا۔

نور کی نظروں نے اسکا تب تک پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اسکے جانے کا یقین کر کے وہ وہیں گھاس پر گھٹنوں کے بل بیٹھی اور باآواز رونے لگی۔اپنوں کو درد میں دیکھنا سب سے زیادہ ازیت ناک ہوتا ہے۔۔خود پر آئے تو واقع برداشت ہو جاتا ہے۔۔۔پر کوئی دل و جان سے پیارا اس طرح تنہا اور اداس ہو تو سکون ویسے ہی کہیں کھو جاتا ہے۔

"تم بہت نیک ہو مرزا۔۔بس تمہیں لوگوں کی پرکھ نہیں ہے۔۔اور جسے لوگوں کی پرکھ نہیں ہوتی وہ انہیں لوگوں کے ہاتھوں بہت بری مات کھاتا ہے"۔نوریہ کہتے ہوئے تڑپ اٹھی۔

کھلی فضائیں اسکے چہرے پر آئے بالوں سے کھیل کود کر رہی تھی۔آسمان کا نیلا رنگ اسے سمندر کے بیچ و بیچ گرے اپنے آنسوؤں کی یاد دلا رہا تھا۔مسلسل رونے سے اسکی آنکھیں سوجنے لگی تھی۔ہاں وہ اپنے شوہر سے زیادہ روئی تھی۔وہ اس کے لئے روئی تھی۔وہ صرف مرزا کے لئے روئی تھی۔

×-----------------------------------×

مرزا مسجد سے باہر نکلا تو اسے اپنا آپ ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا وہ ان کھلی ہواؤں میں اڑ رہا ہے۔اس کے دل میں سکون اتر چکا تھا۔ہاں اسے اس کے رب نے معاف کر دیا تھا۔وہ رب جو ہر چیز پر قادر ہے۔اسکا علم ذرے ذرے پر احاطہ کیا ہوا ہے۔زمین کے چپّے چپّے پر، سمندروں کی تہہ میں، پہاڑوں کی چوٹیوں میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ ہے۔کہاں نہیں ہے وہ؟؟اللہ تعالیٰ سے رائی کے دانے برابر بھی کوئی چیز نہیں چھپی ہوئی۔وہ غفور ہے وہ رحیم ہے۔وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے۔ایک ماں اپنے بچے سے کتنی محبت کرتی ہے۔اسکی نادانیوں سے،اسکی خواہشوں سے حتّٰی کے اس کی ہر شہہ سے ایک ماں محبت کرتی ہے۔تو وہ رب تو ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔اسے اپنے بندے کی آنکھ سے گرا ایک آنسو کیسے نہ نظر آئے گا؟؟وہ پاک رب تو اپنے بندے کے دل میں چھپا غم بھی جانتا ہے۔اسے اس سمندروں کے پانی کو چھوڑ کر اپنے بندے کی آنکھ سے گرے ایک قطرے سے پیار ہے۔اس کے سامنے معافی

www.novelsclubb.com

مانگ نے پر وہ کیسے نہ معاف کرے گا؟؟ کون ہے جو اس سے زیادہ کسی انسان کو چاہتا ہے؟؟ اسکی محبت لازوال ہے۔

"نور آج میں بہت خوش ہوں۔۔ مجھے میری منزل مل گئی ہے۔۔ مجھے میرے رب نے معاف کر دیا ہے۔۔ اور جب مجھے میرے رب نے معاف کر دیا تو ان لوگوں کے دیے گ ئے لقب، برے الفاظ میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔ نور میں تمہارا شکریہ ساری زندگی نہیں ادا کر پاؤں گا۔۔ اگر تم نہ ہوتی تو میں آج در در کی ٹھوکریں کھا کر کہیں اس بے سکونی سے مر کھپ جاتا"۔ وہ خود سے باتیں کرتا مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"اپنی زوجہ کے ل ئے خالی ہاتھ جانا ٹھیک نہیں۔ اسے گلاب بہت پسند ہیں۔ مرزا آج تم اپنی نور کے ل ئے گلابوں کا ڈھیر لگا دینا۔۔ آج کنجوسی نہ کرنا"۔ وہ مسکراہٹ دباتا کسی گلاب کے پھول کی دکان پر جا رکا۔

www.novelsclubb.com

وہاں جگہ جگہ گلاب کے پھولوں کے گلدستے رکھے تھے۔گلاب کے پھولوں سے پوری دکان مہک رہی تھی۔اس نے دو سے تین خوبصورت اور بڑے گلدستے اپنی شریکِ حیات کے لئے پیک کروا دیے۔

اس نے سارا راستہ مسکرا کر تہہ کیا تھا۔پاس سے گزرنے والا ہر شخص اسے رک رک کر دیکھ رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے اس کے گالوں کے ڈمپل نمایاں ہوتے تھے۔ جو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے تھے۔وہ بلا کا حسین تھا۔اس نے خود اپنا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔اسے یاد نہیں وہ کتنے دنوں یا مہینوں پہلے مسکرایا تھا۔بس یاد تھا تو یہ کہ وہ آج مسکرا رہا ہے۔اور اس کی مسکراہٹ میں کوئی ملاوٹ نہیں۔اس کا مجموعۂ صفات ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہے۔

www.novelsclubb.com

گھر پہنچ کر اسے باہر گارڈز پریشان کھڑے دکھائی دیے۔

"کیا ہوا؟؟آپ لوگ اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہیں؟"مرزا نے نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھا۔

"صاحب وہ نور بی بی۔۔۔۔ایک گارڈ نے ہمت کر کے بولنا چاہا۔

"کیا ہوا نور کو؟؟مرزا کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"آپ اندر چلیں۔۔۔گارڈ نے جانے کے دروازہ کھولا۔

اندر کا منظر مرزا کی دنیا ہلا دینے کے لئے کافی تھا۔

"نووووورررر"۔وہ چلاتا ہوا اسکے پاس آیا۔

نور کا وجود لان کی گھاس پر بے جان پڑا تھا۔اس کے ساتھ ہی گھاس پر چاقو رکھا تھا۔ نور کے ہاتھ کی داہنی کلائی خون سے تر تھی۔وہاں موجود سبز گھاس اب سرخ ہو چکی تھی۔نور نے خودکشی کی تھی۔

مرزا وہیں ساکت کھڑا اس کے وجود کو بے جان نظروں سے دیکھتا رہا۔گلاب کے پھول اس کے ہاتھ سے بے اختیار گرے تھے۔

گارڈز اسی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔انہوں نے ایمبولینس کو کال ملا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔سب"۔مرزا کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔

"صاحب ہم باہر کھڑے ڈیوٹی کر رہے تھے جب نور بی بی کے چلانے کی آواز آئی۔۔ہم اندر آئے تو۔۔"۔گارڈ اتنا کہہ کر چپ ہو گیا۔

مرزا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اسے کچھ سنائی دے رہا تھا۔وہ ساکت کھڑا بس اسکے بے جان ہوتے وجود کو دیکھتا رہا۔کچھ دیر بعد ایمبولینس آگئی۔

اسے ایمبولینس کے سائرن کی آواز بھی نہیں آرہی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا کیا ہو رہا ہے۔کون لوگ آئے ہیں اور نور کو اٹھا کر کیوں لے جا رہے ہیں۔وہ بس ساکت بے حواس کھڑا سب دیکھتا رہا۔

کمپاؤنڈر نور کے وجود کو سٹیچر پر لٹا رہے تھے۔وہ بے حس کھڑا بس دیکھے جا رہا تھا۔

"سر یہ چٹ ان کے ہاتھ سے ملی ہے"۔ایک کمپاؤنڈر نے اسے کندھے سے ہلاتے وہ چٹ پکڑائی۔

مرزا نے ٹھنڈے برف کی طرح یخ ہاتھوں سے وہ چٹ پکڑ کر جیب میں ڈال دی۔۔اسے نور کے وجود کے سوا کچھ نہیں دکھ رہا تھا۔وہ بے جان ہوتا جارہا تھا۔

کمپاؤنڈر نے ہی اسے پکڑ کر ایمبولینس میں بٹھایا۔ساتھ مرزا کا ایک گارڈ آگے بیٹھ گیا تھا۔

گاڑی میں اسٹریچر پر نور کے ہاتھ کو ڈرتے ڈرتے اس نت تھاما تو بے اختیار اسکی آنکھ سے آنسو کسی ندی کے سے تیز بہاؤ جیسے نکلنے لگے۔

"نووور۔۔۔کیوں ؟؟آخر۔۔کیوں نور؟"۔۔۔وہ اسکا ہاتھ اپنی پیشانی سے لگائے زاروقطار آنسو بہا رہا تھا۔

"ابھی تو ہم نے۔۔ہم نے اپنی زندگی کی شروعات کرنی تھی نور۔۔۔۔دیکھو نہ نور مجھے سکون مل گیا تھا۔۔۔۔میں اللہ کے سامنے گڑگڑایا تو جو سکون کئی مہینوں سے مجھ سے چھن سا گیا تھا وہ واپس مل گیا۔۔۔وہ رب خود غرض نہیں ہے نور۔۔وہ مجھے اتنی بڑی سزہ نہیں دے سکتا۔۔۔وہ۔۔معاف کرنے والا رب ہے"۔اسکے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنسو کے ساتھ ساتھ اسکی آواز میں بھی شدت آنے لگی تھی۔ساتھ بیٹھے کمپاؤنڈر کی آنکھیں بھی اسے دیکھ نم ہونے لگی۔

اسنے آنسوؤں سے تر چہرے کو اٹھایا اور نور کی پیشانی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"ٹھیک ہو جاؤ۔۔نور۔۔۔۔کیوں کر رہی ہو یہ سب۔۔۔کیا مل رہا ہے تمہیں؟؟ تم تو۔۔تم تو مجھ سے بھی زیادہ دعائیں کرتی تھی کہ مجھے سکون مل جائے۔۔اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔۔تم تو مجھ سے بھی زیادہ رویا کرتی تھی۔۔اور آج جب مجھے میری منزل مل گئی ہے تو تم میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا"۔۔۔۔اسکا سانس اٹکنے لگا تھا۔

ہسپتال قریب تھا جب کمپاؤنڈر نے اپنے کسی خدشے کے تحت نور کی نبض چیک کی۔وہ مر چکی تھی۔مرزا کی نور اسے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جا چکی تھی۔

کمپاؤنڈر کی ہمت نہیں ہوئی کہ مرزا کو سچ بتا سکے۔۔وہ چپ چاپ اسٹریچر کو ہسپتال لے آیا۔

آپریشن تھریٹر میں جب اسے لایا گیا تو وہ باہر کھڑا اپنے خون سے تر ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔ یہ خون اسکی نور کا تھا۔ اسکی شریک حیات کا۔۔

کچھ پل بعد ڈاکٹر سنجیدہ چہرا لیے باہر آئے۔

مرزا تیزی سے ان کی جانب لپکا۔

"کیسی ہے وہ؟؟

"شی از ڈیڈ مسٹر مرزا۔۔ انہوں نے اپنی نبض تیز دھار چاقو سے بہت گہری کاٹی تھی۔ عموماً لوگ خودکشی کے ڈر سے آہستہ کاٹتے ہیں پر آپ کی وائف نے اتنی تیز دھار کاٹی ہے کہ ان کی آدھی کلائی کھل چکی ہے۔ یہ ایک پولیس کیس ہے۔۔ میں آپ کو اور آپ کے تعلقات کو جانتا ہوں اس لیے بغیر اجازت آپریشن تھریٹر لے گیا۔۔ امید کرتا ہوں آپ پولیس کو ہینڈل کر لیں گے"۔ ڈاکٹر افسوس سے کہتے آگے بڑھ گۓ۔

مرزا وہیں بت بنا ساکت کھڑا رہا۔ جیسے کوئی چاقو اس کے سینے میں لگا ہو اور چوٹ جسم کے بجائے دل پر لگی ہو۔

کچھ پل بعد خود پر قابو پاتے اس نے جیب سے فون نکالا تو وہ چٹ بھی ساتھ نیچے گر گئی۔

اس نے اپنے گارڈ کو کال ملائی۔

"سنو۔۔۔پولیس۔۔۔دیکھ"۔اس سے بس اتنا بولا گیا اور اس نے موبائل گرا دیا۔

وہ فون اٹھانے کے لیے نیچے جھکا تو اس چٹ پر نظر پڑی۔اس نے فون کے بجائے اسے اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

اس نے وہ چٹ کھولی تو اسمائل والی ایموجی سب سے پہلے سرخ لائن پر بنی ملی۔

"اسلام علیکم مرزا! میں جانتی ہوں کہ تمہیں اللہ نے معاف کر دیا ہو گا کیوں کہ تمہیں صرف سکون کی تلاش تھی۔۔اور سکون اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا"۔

وہ اسکے لکھے گ ئے الفاظوں پر ہاتھ پھیر نے لگا۔

"میں جانتی تھی کہ تم یہ چِٹ میرے مرنے پر خوب آنسو بہا کر پڑ ھو گے۔۔۔ جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟؟تا کہ تمہیں میرے مرنے کا تھوڑا افسوس ہو کیوں کہ اب جو میں کہنے جا رہی ہوں اسے پڑھ کر شاید تم میرے نمازِ جنازہ میں بھی نہ شریک ہو۔ تمہاری اس بے سکونی کی وجہ میں ہوں مرزا۔۔تم نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔مُشک کی قاتل میں ہوں۔۔میں جانتی وہ آج بھی تمہارے دل میں بسی ہے۔۔وہ تمہاری پہلی اور آخری محبت ہے۔۔میری وجہ سے اس سے محبت کرنا مت چھوڑو مرزا۔۔دو سال پہلے جب تمہاری مُشک کے ساتھ شادی ہوئی تو میں بہت جیلس ہوئی تھی۔ تمہاری دن بہ دن اس سے محبت بڑھتی جا رہی تھی مجھ سے یہ دیکھا نہیں گیا۔۔میں نے تم دونوں کے بیچ غلط فہمیاں ڈالنا شروع کی۔۔اور غلط

فہمیاں رشتوں کی بنیاد تک ہلادیا کرتی ہیں۔یہ غلط فہمیاں اتنی بڑھ گئی کہ تم مُشک سے اکتانے لگے تھے۔یہ میری جیت کا پہلا پڑاؤ تھا۔میں نے اور سر توڑ محنت کی اور پھر میں نے ایک ایسی چال چلی جس سے تم نے اسے فوراً طلاق دے دی۔اسکا کسی کے ساتھ چکر نہیں تھا مرزا۔۔وہ صرف میرا ہائیر کردہ ایک بندہ تھا۔وہ تمہارے لگائے گ ئے الزام نہیں سہہ سکی۔۔اسے ہارٹ اٹیک آگیا اور وہ مر گئی۔پھر میں نے تم سے ہمدردیاں سمیٹ کر تم سے شادی کرلی"۔جیسے جیسے وہ خط پڑھتا جارہا تھا اسے لگ رہا تھا وہ کسی پہاڑ کے نیچے دبتا جارہا ہے۔کوئی پہاڑ اسے کچل رہا ہے۔

"لیکن جانتے ہو جھوٹ کبھی دل میں جگہ نہیں بنایا کرتا،تمہارے دل میں اس کے لیے محبت مجھ سے شادی کے بعد بھی رہی۔۔لیکن تم اظہار نہیں کرتے تھے۔۔تم سمجھتے رہے کہ تم میں ہی کوئی کمی ہو گی جو وہ تم سے دور ہو گئی۔مجھے ایک ماہ بعد ہی احساس ہو گیا کہ میں نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔۔تمہاری محبت تمہیں برباد کر رہی ہے۔تم اس کے غم میں سمٹے جارہے ہو۔تم زیادہ تر وقت اداس بیٹھا کرتے تھے۔

تم کھانا کھاتے وقت اکثر کھو جایا کرتے تھے۔۔مجھے تم پر رحم آنے لگا۔۔میں نے اپنے ضمیر کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے اس لڑکے کی اصلیت کسی بہانے سے تمہارے سامنے رکھ دی۔میں سمجھتی تھی کہ اس کے بعد تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔ لیکن تم اور بگڑنے لگے۔۔تم مُشک کی موت کا زمہ دار خود کو ٹھہرانے لگے۔۔تم روز اسکی قبر پر جانے لگے۔تمہاری محبت میں اور شدت آگئی۔جانتے ہو مرزا یہ سب دیکھ کے مجھے جیلیسی نہیں ہوتی تھی بلکہ خود پر افسوس ہوتا تھا۔میں نے تم سے تمہاری محبت چھین لی۔۔تمہاری شدت میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ تم خود کو قاتل سمجھنے لگے۔۔تمہاری دل کی بے سکونی بڑھتی گئی۔میرے اندر اتنی تو ہمت نہیں تھی کہ میں خود آکر تمہیں اپنی سچائی سے آگاہ کر سکوں لیکن جب ایک ہفتے پہلے میں نے تمہیں چھپ چھپ کے روتا دیکھا تو میری ہمت جواب دے گئی۔میں پوری رات روئی تھی مرزا۔۔میں اللہ سے معافی مانگنے لگی لیکن مجھے سکون نہیں مل رہا تھا۔کیوں کہ اللہ تب تک معاف نہیں کرتا جب تک اس کا بندہ معاف نہ

www.novelsclubb.com

کر دے۔ میرے دل اور ضمیر کا بوجھ اتنا بڑھ گیا کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ تم کئی ماہ سے نماز پڑھنا چھوڑ چکے تھے۔ خود کو گناہ گار، ایک قاتل سمجھ کر اللہ کے سامنے جانے سے ڈرتے رہے۔ اور میں صرف اللہ سے تمہاری بے سکونی دور ہونے کی دعائیں کرتی رہی۔۔ آج جب تم نماز پڑھنے گئے تو مجھے یقین تھا مرزا وہ رب تمہیں سکون عطا کر دے گا۔۔ وہ رب ناانصافی نہیں کرتا۔۔ تم واپس لوٹو گے تو بہت خوش ہوگے۔۔ تم میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی خواہش کرو گے۔۔ لیکن اب میرے اندر اب اتنی ہمت نہیں ہے کہ تمہارا سامنہ کر سکوں۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ تمہاری نور"۔

اسے اندازہ نہیں ہوا وہ کتنے ہی منٹ وہیں ساکت کھڑا اس چِٹ کو دیکھے گیا۔ اسے ہوش تب آیا جب ایک گھنٹے بعد گارڈ نے اس کے کندھے پر ہاتھ کر اسے ہلایا۔

"صاحب نمازِ جنازہ کے لئے جانا ہے۔۔۔ پوسٹ مارٹم نہیں ہوگا، پولیس کے معاملات سے آپ بے فکر رہیں۔۔ میں نے دیکھ لیا ہے"۔

"ہوں۔۔وہ سر ہلاتا گارڈ کے ساتھ کسی بے جان وجود کی طرح چلا گیا۔

×___________________________×

نمازِ جنازہ پڑھ کر تدفین کے بعد جب سب چلے گ ۓ تو اس نے گارڈز کو بھی اشارہ کر کے وہاں سے بھیج دیا۔

وہ پنجوں کے بل اسکی قبر پر بیٹھا۔اور اپنے پاس رکھے شاپر زمیں سے ڈھیر سارے گلاب اس کی قبر پر ڈالنے لگا۔اسکی قبر کی مٹی گلاب کے پھولوں سے ڈھک چکی تھی لیکن وہ گلاب کے پھول ڈالنا بند نہیں کر رہا تھا۔جب پتیاں ختم ہو گئ تو اس نے دونوں ہاتھ زمین پر جماۓ۔

"تمہیں خودکشی نہیں کرنی چاہیے تھی نور۔۔۔تمہیں کیا لگا میں گناہ گار نہیں ہوں؟؟میرا بھی گناہ ہے کہ میں نے مُشک پر شک کیا۔۔میں نے اس کی پاک اور خالص محبت کی قدر نہیں کی۔۔۔میں نے غلط فہمیوں کو ہمارے درمیان بونے

دیا۔۔ تمہیں میں کیوں اتنا سچا، اور بے گناہ لگتا ہوں نور؟؟ وہ اب اسکی قبر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"تم اگر مجھے سب سچ بتا دیتی تو میں زیادہ سے زیادہ کیا کرتا؟؟ تم نے ناراض رہتا ایک مہینہ، دو مہینہ، یا ایک سال۔۔۔ لیکن طلاق نہیں دیتا۔۔۔ کوئی بھی انسان ایک غلطی دو بار نہیں کر سکتا۔۔ تم میں اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ میری ناراضگی سہہ سکو؟؟ لیکن تمہارے اندر اتنی ہمت آگئی نور کہ تم اللہ کی ناراضگی سہہ سکتی تھی۔۔ کیسے؟؟ اب جب تمہارے سامنے پوری آخرت پڑی ہے۔۔ تم تو واپس اس دنیا میں بھی نہیں آسکتی نور۔۔ یہ کیا کر دیا تم نے؟ وہ خالی آنکھوں سے اسکی قبر کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری ناراضگی آخرت کی ناراضگی سے کئی درجے کم ہے۔۔ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے نور۔۔ اب تم قیامت تک اسی طرح مرتی رہو گی جس طرح تم نے خود کشی کی ہے؟؟ کیا یہ درد میری ناراضگی سے زیادہ ہے؟؟ نہیں نور نہیں۔۔۔ اگر

دل کا درد اتنا ہی زیادہ ہوتا تو اللہ قیامت کے دن دل توڑ کر عذاب دیتا۔۔اور جانتی ہو ایک سال بعد میں تمہیں معاف کر دیتا۔۔اور اللہ تعالیٰ بھی۔۔چند ایک سال کی اذیت کو ٹھکرا کر تم نے ہمیشہ رہنے والا درد چنا؟؟اتنی کم عقل اور احمق لڑکی ہو تم "۔۔۔اس کی خالی نظریں بنا پلک جھپکے اسکی قبر کی مٹی پر موجود گلاب کی پتیوں پر جمی تھی۔

"جانتی ہو۔۔۔مشک کے بعد میں نے اپنا سب کچھ صرف تمہیں ہی مانا ہے۔۔۔ میں تم سے ناراض ہوتا پر تمہیں برے القابات سے بھی نہ نوازتا۔۔تم پر شاید ہاتھ بھی اٹھالیتا پر کچھ برا نہ کہتا۔۔مجھے تم پر غصے سے زیادہ ترس آرہا ہے۔۔تمہاری خودکشی پر تمہارے لیے ڈر لگ رہا ہے۔۔تمہاری تکلیف سے خوف آرہا ہے۔۔میں نے یعنی مرزا مغل نے تمہیں معاف کیا نور۔۔۔سچے دل سے معاف کیا۔۔اللہ تمہاری روح کو سکون بخشے۔۔میں روز تمہارے لیے دعا کیا کروں گا۔۔ہر ماہ تمہیں قرآن کا تحفہ دیا کروں گا۔یہ مرزا کا اسکی نور سے وعدہ ہے"۔

www.novelsclubb.com

ختم شد

www.novelsclubb.com